بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

تصریحات

پاکستان کے المیہ پر مسلمانانِ عالم نے کس قدر رنج و غم محسوس کیا اس کا اندازہ امسال جدہ میں ہونے والی اسلامی ملکوں کے وزراء خارجہ کی تیسری کانفرنس میں شرکت کرنے والے مختلف ملکوں کے صحافیوں اور دوسرے لوگوں سے ملاقات کے بعد ہوا۔

مختلف ممالک اسلامیہ کی حکومتوں اور حکمرانوں سے قطع نظر پوری دنیا کے مسلمانوں نے اس حادثہ کو اپنا حادثہ اور اس دکھ کو اپنا دکھ شمار کیا جس سے اہلِ پاکستان دو چار ہوئے

سوڈان کے ایک بہت بڑے جریدے "الاخبار" کے ایڈیٹر نے دسمبر کے واقعات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان دنوں جب پاکستان، ہندوستانی جارحیت کا شکار تھا سوڈان کے تمام مسلمان اس جارحیت کو بالکل اپنے قلب و جگر پہ حملہ تصور کر رہے تھے اور ہندوستان کو روس آشیرباد سے ہم پوری طرح اس بات کو جان چکے تھے کہ کفر کس طرح دنیائے اسلام کی سب سے بڑی سلطنت کو تباہ کرنے اور اس کے حصے بخرے کرنے کے لئے تگ و دو میں مصروف و مشغول ہے کیونکہ ہمارے ہاں سوڈان کے جنوب و شمال کا مسئلہ بھی ان ہی کافرانہ سازشوں کا نتیجہ ہے۔

تونس کا نوجوان اخبار نویس جو "السیاسۃ" کی نمائندگی کر رہا تھا پاکستان کا تذکرہ کرتے کرتے بار بار جذباتی ہو جاتا اور پاکستان کو پوری امت مسلمہ کی آبرو قرار دیتے ہوئے ہوئے بار بار اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتیں، اس نے مجھے بتایا کہ پاک بھارت

جنگ کے دوران کس طرح تونسی مسلمان قطار اندر قطار پاکستان کے محاذ پر لڑنے کیلئے اپنے نام رضاکاروں کی فہرست میں لکھوا رہے اور اپنی حکومت سے محاذ پر بھیجے جانے کی درخواستیں کر رہے تھے۔

مصر کے مشہور ہفت روزہ : روزالیوسف : کے مدیر کھلنا اور جیسور کے محاذ پہ لڑی جانے والی جنگ کو سینا اور غزہ میں لڑی گئی جنگ سے تشبیہ ... ... اور سقوط مشرقی پاکستان کے المیہ کو قدس اور جولان کے سقوط کے مماثل قرار دے رہے تھے۔

سینی گال کا مسلمان صحافی پاکستان کا ذکر کرتے کرتے پھوٹ پڑا اور اسے افریقی مسلمانوں کی بدقسمتی قرار دیا کہ افریقہ کے سیاہ فام باشندے اپنے بڑے توانا اور مضبوط گندم گوں بھائیوں کی اس مسلسل اور بے پایاں حمایت ومساعدت سے محروم ہو کر رہ گئے جو انھیں غیر مشروط طور پر ربع صدی سے حاصل تھی۔

میں نے انھیں یقین دلایا کہ انشاءاللہ آپ کو اور آپ کے دوسرے بھائیوں کو یہ تائید وحمایت ہمیشہ حاصل رہے گی اور پاکستان بفضل خدا عنقریب ہی پھر ایک بڑی طاقت بن کر ابھرے گا، انھوں نے ٹھنڈی سانس بھر کر آمین کہی اور دعا کی کہ خدا اس دن کو قریب تر کر دے۔ مراکش اور الجزائر سے آئے ہوئے صحافی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی شاندار کارکردگی اور اس کے عساکر کی جرأت وشجاعت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اسلامیانِ عالم کی ان امیدوں اور آرزوؤں کا تذکرہ بھی کر رہے تھے جو انھوں نے پاکستان سے وابستہ کر رکھی تھیں لیکن وائے افسوس کہ ۱۹۷۱ء میں وہ ساری کی ساری دھری کی دھری رہ گئیں۔

کچھ یہی جذبات دیگر اسلامی اور مسلمان ملکوں سے آنے والے دیگر اخبار نویسوں کے تھے حتیٰ کہ ملائشیا، جو نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کر چکا ہے وہاں سے آنے والے دو صحافی بھائیوں کے بھی یہی جذبات تھے اور وہ بار بار اپنی حکومت کو کوس رہے تھے جس نے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔

رہا سعودی عرب تو اس کی پاکستان دوستی تو ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے لیکن اس دفعہ سعودی حکمرانوں اور دیگر نامور شخصیتوں سے ملنے کا جو اتفاق ہوا تو تمام نے سب سے پہلا جو سوال کیا وہ پاکستان ہی سے متعلق تھا اور سعودی عرب کے حکمران شاہ فیصل نے تو کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں ہی پاکستان کے المیے کو بین الاقوامی کافرانہ سازشوں کا نتیجہ قرار دیا۔

اور ایک دوسری مجلس میں جب تمام دنیا کے صحافتی وفود شاہ کی دعوت میں شریک ہوئے تب مدیر ترجمان الحدیث نے ایام کانفرنس میں سعودی حکومت کے شاندار انتظامات اور وفود کی بہترین مہمان نوازی پر شاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پاکستان کے لئے ان کی حمایت کا بھی شکریہ ادا کیا تو شاہ نے فوراً ہی اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ: پاکستان کی حمایت ہمارا ملّی فریضہ ہے اور ادائیگی فرض پر شکریہ ادا نہیں کیا جاتا: اور سعودی عرب کی موثر ترین شخصیت اور شاہ فیصل کے چچا شہزادہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن آل سعود تو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک پاکستان کے حالات پوچھتے اور جو گذر چکا ہے اس پر اپنے اضطراب اور دکھ کا اظہار کرتے رہے۔

یہی کیفیت میں نے صحافیوں، دانش وروں، علماء اور ادباء کی دیکھی، حتیٰ کہ جب ریاض کے شریعت کالج اور آرٹس کالج کے مشترکہ اجلاس میں میں نے پاکستان کے موضوع پر خطاب کیا تو پورا ہال سسکیوں سے گونج اٹھا اور میں نے دیکھا کہ ہال میں بیٹھے ہوئے اور اس کی چھتوں پر کھڑے اور دروازوں سے چمٹے ہوئے تمام طلبہ، اساتذہ اور شہر کے دیگر سربرآوردہ لوگ پاکستان کے غم میں بڑی فیاضی سے اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔

اور میں ان تمام واقعات اور تمام جذبات کو دیکھ کر دل میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس الحاد، بے دینی اور مسلمان ملکوں کے حکمرانوں کی اسلام دشمنی کے باوصف ہنوز مسلمانوں میں اسلامی اخوت محبت اور ہمدردی کی کس قدر فراوانی ہے اور اگر آج بھی اس کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو دنیا کی تاریخ میں کیسے سنہرے اور روشن ابواب کا اضافہ کیا جا سکتا ہے:

ماھنامہ

"ترجمان الحدیث" لاہور

○— اپنی بساط کی حد تک پاکستان میں دینِ اسلام کی سربلندی اور باطل مذاہب کی سرکوبی کے لئے سرگرمِ عمل ہے

○— ہم اپنے احباب اور اسلامی اقدار سے محبت رکھنے والے حضرات سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس علمی، تبلیغی اور دینی مجلہ کے چلانے میں ہر ممکن حد تک ہمارے ساتھ تعاون کریں گے

○— کاروباری حضرات اس میں اپنے اشتہار دیں

○— عام دوست اس کی خریداری کے حلقہ میں اضافہ کریں

○— اور اہلِ قلم اسے اپنی نگارشات سے نوازیں

چندہ سالانہ ۹ روپے ——— فی شمارہ ۷۵ پیسے

منیجر: ترجمانُ الحدیث، ۷۔ ایبک روڈ انارکلی لاہور